© rasailojaraid.com

از مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی (فاضل دارالعلوم حقانیہ)
مدرس دارالعلوم حنفیہ چکوال

دستورِ اسلامی کا چوتھا ماخذ
رائے و قیاس اور امامِ اعظم ابوحنیفہؒ

لا یُرمیٰ شجرٌ اِلّا ذُو ثمرٍ آخر نہ ماننے والوں نے اتنا اور ایسا ہی کیا جتنا اور جیسا کہ ایک باکمال اور مقبول عند اللہ شخصیت کے ساتھ مخالفین اور حاسدین کرتے ہی آئے ہیں۔ ع

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

اور کیوں نہ کرتے؟ جب کہ ایسا ہونا ایک فطری اور واقعاتی امر ہے۔ کیونکہ صبحی محمصانی فرماتے ہیں۔

حنفیوں کی تعداد جملہ اہل اسلام کی دو تہائی ہے۔ مالکیوں کی تعداد ساڑھے چار کروڑ ہے۔ شافعیوں کی تعداد ۱۰ کروڑ اور حنبلیوں کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔ (فلسفہ تشریع فی الاسلام)

عالمِ اسلام کا دو تہائی حصہ جس کا نام لیوا اور پیروکار ہو اسی تناسب سے اس کے مخالفین اور حاسدین کے وجود کو باعثِ تعجب سمجھنا ایک فطری حقیقت کا انکار ہے۔ لا یرمیٰ شجر ذو ثمر۔ چنانچہ اسی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ ابن حجر مکیؒ "خیرات الاحسان" میں رقمطراز ہیں :-

ان الامام ابی حنیفۃ کان لہ حسّاد کثیرون فی حیاتہ وبعد مماتہ

امام ابوحنیفہ کے بہت سے حسّاد تھے۔ ان کی زندگی میں بھی اور ان کے بعد بھی۔

صاحبِ تنسیق النظام بھی یوں فرماتے ہیں :-

کان ابوحنیفۃ یحسد وینسب الیہ ما لیس فیہ ویختلق الیہ ما لا یلق

امام ابوحنیفہ کے حاسد بہت تھے اور وہ ایسے امور ان کی طرف منسوب کرتے تھے جو ان میں نہ تھے۔

(کتاب العلم لابن عبدالبر)

جب امام صاحب کی ذکاوت، فطانت اور تبحرِ علمی کی وجہ سے کثرت سے اہل علم آپ کی درسگاہ میں آ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر شرف تلمذ ہی کو بڑی سعادت سمجھنے گئے۔ تو آپ کے اس عظیم منصب کے پیش نظر کثرت سے حاسدین و مخالفین کا پیدا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بلکہ یہ امام صاحب ہی کی کمال اہمیت اور بہت بڑی عظمت کی دلیل ہے۔ ع

جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیوں حسود ہوتا

حاسدین و مادحین اور تقابل شیخ یحییٰ بن معین محدث نے کس قدر بجا اور صحیح فرمایا۔

"جب لوگ اس کی سعی نہ کر سکے (یعنی علم و اجتہاد میں مقام ابوحنیفہ تک رسائی) تو حسد کرنے لگے اور دشمن ہو گئے۔ (مناقب موفق)

امام صاحب کے مخالفین و حاسدین میں نعیم بن حماد (استاد امام بخاری) خطیب۔ دارقطنی اور ابن جوزی کو امامت کا مقام حاصل ہے۔ جب کہ امام صاحب کے مادحین میں ہر بزرگ علم و عمل اور دین کا ایک ستون ہے جیسے امام اعمش، شعبہ، مالک، مسعر بن کدام ثوری۔ وکیع۔ عبداللہ بن مبارک۔ یحییٰ بن معین حسن بن عرفہ۔ یزید بن ہارون ان حضرات کے مقابلہ میں یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن دینار۔ امام جعفر صادق۔ امام لیث محدث۔ جیسے اکابر کے اقوال تو قابل التفات ہو سکتے ہیں خطیب، دارقطنی اور ابن جوزی کا یہاں ذکر کیا؟ یہاں تو بخاری و مسلم کی بھی ہستی نہیں جہاں تک نعیم بن حماد کی بات ہے۔ اس سے متعلق ہم یہاں میزان جلد ثالث سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔

قال الازدی کان نعیم یضع الحدیث	ازدی کہتے ہیں کہ نعیم تقویت سنّت کے لیے
فی تقویت السنت و حکایات مزورة	حدیث وضع کیا کرتا تھا اور امام ابوحنیفہ کے معائب
فی ثلب النعمان کلھا کذب	میں حکایات گھڑا کرتا تھا جو سب جھوٹ ہیں۔

امام صاحب کی مدح جن بزرگوں سے ثابت ہے اس کے مقابلہ میں بھی اسی پایہ کے بزرگوں کے اقوال پیش کرنا چاہئیں۔

صرف اپنے اور احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کے ائمہ نے بھی بغیر تعصب کے امام صاحب کی مدح کی ہے۔ جیسے" امام سیوطی شافعیؒ۔ احافظ ابن حجر مکی شافعیؒ۔ امام ذہبی شافعی، حافظ ابن حجر عسقلانی، شافعیؒ۔ امام نووی شافعیؒ۔ امام غزالی شافعیؒ۔ حافظ ابن عبدالبر مالکیؒ۔ علامہ یوسف بن عبدالہادی حنبلیؒ۔ مورخین میں علامہ ابن خلدون۔ اور ابن خلکان شافعیؒ وغیرہ

اگر مدح و ذم کرنے والوں کی تعداد پر نظر کی جاتے تو بھی مدح کا پلہ بھاری ہے چنانچہ علامہ ابن حجر مکیؒ لکھتے ہیں کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن لوگوں نے امام صاحب کی توثیق کی ہے وہ اُن لوگوں سے بہت زیادہ ہیں جنہوں نے ان پر طعن کیا ہے
(خیرات الحسان)

غالب برا نہ مان جو واعظ بُرا کہے
ایسا بھی ہے کوئی کہ جسے سب اچھا کہیں

قلت حدیث کا الزام | مخالفین کا امام اعظمؒ ابوحنیفہ پر قلت حدیث کا الزام کہاں تک درست ہے اور اس کے پس منظر میں حقیقت کا وجود عنقا اور بغض وعداوت و کذب وافترا کس قدر کارفرما ہے قارئین کو ہماری گذشتہ تین قسطوں سے اس کا اندازہ لگ چکا ہو گا۔ اگلی بات کو سمجھنے کے لئے گذشتہ معروضات کا خاکہ ذہن میں ہونا ضروری ہے۔

مزید دو الزام | فقہ ورائے کی طرف امام صاحب کا انتساب۔ (۲) قیاس ورائے کو حدیث پر ترجیح دینا مخالفین اپنے اعتراضات کے ان دونوں عنوانات کو خوب طعن وتشنیع، کذب وافتراء، غلط بیانی اور ملمع کاری سے سجا بنا کر سرتاج الفقہاء سید الطائفہ، امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی شان میں جس قدر دریدہ دہنی سے ہزار وگستاخی کرتے ہیں اسی قدر اس کو خدمت اسلام، اشاعت دین اور توشۂ آخرت بھی یقین کرتے ہیں ع

متاعِ غلط ہے دنیا میں آدمی کے لئے

ایک حقیقت کا اعتراف | یہ سچ ہے کہ تاریخ اسلام، طبقات رجال اور مناقب وغیرہ کی کتب میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کو "امام اہل الرائے" سے ملقباً یاد کیا جاتا ہے۔ ہمیں بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے اور ہم امام صاحب کے اس عظیم منصب کو پوری ملت حنفیہ کے لئے باعث افتخار وفضیلت سمجھتے ہیں ع

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

مگر ایسے لوگ جو تعصب، حسد، بغض وعداوت، غلط روی اور کج فہمی کو متاع عزیز اور غنیمت سمجھ کر ایک لمحہ چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں تو ایسے نافہموں کو اگر "امام اہل الرائے" کے لقب سے اچھی خاصی ٹھوکر لگ بھی گئی ہو اور پھر اگر ان گم کردہ راہ لوگوں نے عوام کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش بھی کی ہو۔ اور کرتے بھی رہیں تو پھر کیا اس سے یہ چیز لازم آسکتی ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب (جن کی رائے بڑی دقیق، عقل بڑی تیز، بصیرت بڑی گہری اور جو مشکل احادیث اور غیر منصوص مسائل کو اپنے ناخنِ تدبیر سے حل کرنے کے خوگر ہوں) کا "اہل الرائے" ہونا شرعاً مذموم اور موجب تنقیص بھی ہو؟

دیانت کا خون | جنہوں نے رائے کے لغوی معنی تک جاننے کی کوشش نہ کی ہو جو لغوی اور شرعی لحاظ سے اس کے مذموم اور موجب تنقیص یا محمود و باعث فضیلت کے علم بدیہی سے بھی کورے ہوں، جو رائے کے استعمال اور اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے موقعہ ومحل تک سے ناآشنا ہوں آخر انہیں یہ حق دنیا کس قدر ناانصافی اور دیانت کا خون ہے۔ کہ وہ امت کے عظیم فقہا یعنی امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کے "اصحاب رائے" ہونے کے عظیم منصب وفضیلت پر نہایت اوچھی زبان میں شرعی حدود سے متجاوز، کج فہمی پر مبنی حد درجہ دریدہ دہنی سے تنقید وتبصرہ کریں۔

مگر یہ توقع بھی ہرگز صحیح نہیں کہ سنجیدہ۔ اہل دانش واہل بصیرت طبقہ بھی سوچے سمجھے اور تحقیق کئے بغیر ہی ایسوں کی چھانٹ کھانٹ اور افترا۔ اور بہتان کو فتویٰ سمجھ کر دین کے عظیم اساس اور دستور اسلامی کے چوتھے ماخذ رائے وقیاس (فراست مجتہدین جس پر ملت اسلامیہ کے اکثر طبقات حضرات صحابہؓ تابعین۔ فقہا ومتکلمین کا اتفاق ہے۔ کہ کتاب وسنت اور اجماع کے بعد قیاس ہی اسلامی قانون کا ماخذ اور بنیادی اصول ہے) کا انکار کرکے شیعہ۔ اہل ظواہر، معتزلہ اور خوارج کی صف میں اپنے آپ کو کھڑا کردیں گے۔

مجدد الف ثانیؒ کی وضاحت

زرادی۔ زنجانی۔ نحومیر اور ہدایۃ النحو پڑھ کر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مہارت تامہ کا دعویٰ کرکے ائمہ دین وجبال علوم کی توہین واستہزا کرنے والوں کے حضور ہم اتنی سی گذارش ضرور کریں گے کہ اسلاف کے علوم ومعارف اور تحقیق وتدقیق سے بے نیاز ہوکر بھی قرآن وحدیث سے تمسک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع۔ اور اپنے ہی کو اسلاف سے منسوب سمجھنے کا دعویٰ زیبا نہیں۔ منوانا اور یقین کروانا تو ہمارے اختیار میں نہیں اور نہ ہی کوئی ایسا کرواسکتا ہے۔ الا اللہ۔ تاہم بتانا آگاہ کرنا اور مسلک حق کی نشاندہی کرنا ہر دور میں امت کے ہر فرد بالخصوص علماء حق کا فرض اولین اور فرض منصبی رہا ہے۔ اسی فرض منصبی کو شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے یوں ادا فرمایا ہے۔

جماعت کہ ایں اکابر دین را اصحاب رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاناں بہ رائے خود حکم می کردند۔ ومتابعت کتاب وسنت نمی نمودند پس سواد اعظم واہل اسلام بزعم فاسد ایشاں ضال ومبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اسلام بیروں بوند۔ ایں اعتقاد نہ کند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطال شطر دین است۔

ناقصے چند احادیث را یاد گرفتہ اند واحکام شریعت را منحصر درآں ساختہ اند۔

وہ جماعت جو ان اکابر دین کو اصحاب رائے سمجھتی ہے۔ اگر یہ اعتقاد کرتی ہے کہ یہ حضرات اپنی رائے سے عمل کرتے تھے اور کتاب وسنت کی پیروی نہیں کرتے تھے تو ان کے فاسد خیال کے مطابق مسلمانوں کی اکثریت گمراہ اور بدعتی ہوگی۔ بلکہ اہل اسلام کے ٹولہ ہی سے باہر ہوگی۔ اور یہ خیال یا تو وہ جاہل کرے گا جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا وہ زندیق کرے گا۔ جس کا مقصد نصف دین کو باطل کرنا ہے۔

کچھ کوتاہ فہم چند حدیثیں یاد کرکے احکام شریعت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو اُنہی میں منحصر کرتے ہیں۔

وما وراے معلوم خود را نفی مینمایند و آنچہ نزد ایشاں ثابت نشدہ نفی می سازند چوں آں کرمے کہ در سنگے نہاں است زمین و آسمان او ہماں است

اور اپنے معلومات کے علاوہ ہر چیز کی نفی کرتے ہیں اور جو چیز ان کے نزدیک ثابت نہ ہو اس کی نفی کرتے ہیں۔ جیسے وہ کیڑا جو پتھر میں چھپا ہوا ہو اس کی زمین و آسمان ہی بس وہ ہے۔

(مکتوبات امام ربانی۔ دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۵)

دوسرے ہزارے کے عظیم مجدد کی تحقیق یہی ہے کہ جو لوگ مطلق رائے اور "اصحاب رائے" کو گمراہی سے منسوب کرتے ہیں اور خود حدیث دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ وہی لوگ ہیں جنہیں حدیث رسول پاکؐ سے ذوق سلیم ہی نہیں اور جن کا مبلغ علم چند حدیثوں کے حفظ تک محدود ہے۔ رائے و قیاس اصحاب رائے اور "امام اہل الرائے" کے بارے میں گندے۔ فاسد، غلیظ اور متعصب ذہن رکھنے والوں کو حضرت مجددؒ نہ صرف کوتاہ فہم، کم علم اور جاہل قرار دیتے ہیں بلکہ آپ کے نزدیک تو ایسوں کا مرتبہ زندیق سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

اسلاف کی مزید تحقیق | ہماری تعلیم اور ہمارا مبلغ علم اپنے اسلاف ہی کے علوم و معارف اور تحقیق و تدقیق کا مرہون منت ہے۔ اس لئے زیر بحث مسئلہ میں بھی اسلاف کی تحقیقات سے استفادہ ناگزیر ہے چنانچہ لغت کے مشہور علامہ شیخ ابو الفضل قرشی اپنی مشہور عالم کتاب صراح ص ۱۵۵ میں رائے کا معنی "دل کی بصیرت اور بینائی" بتاتے ہیں۔

الشیخ محمد طاہر الحنفیؒ اپنی کتاب مجمع البحار جلد ۱ ص ۴۵۰ میں یوں رقمطراز ہیں۔

والمحدثون یسمّون اصحاب القیاس اصحاب الرای یعنون انّھم یاخذون برایھم فیما یشکل من الحدیث او ما لم یاتِ فیه حدیث ولا اثر

محدثین اصحاب قیاس کو اصحاب رائے کہتے ہیں اس سے وہ مراد یہ لیتے ہیں کہ وہ مشکل حدیث کو اپنی رائے اور سمجھ سے حل کرتے ہیں اور ایسے مقام پر وہ اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں جس میں کوئی حدیث موجود نہیں ہوتی۔

علامہ ابن اثیر الجزریؒ نے بھی کم و بیش ان ہی الفاظ میں اسی مفہوم کی بات کہہ دی ہے۔

(نہایہ جلد ۲ ص ۱۷۹)

الشیخ علامہ ابو الفتح ناصر الدین المطرازی رائے کا لغوی معنی بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرای ما اراٰہ الانسان واعتقدہ ومنہ ربیعۃ الرای بالاضافۃ اهل المدینہ	رائے اس نظریہ اور اعتقاد کو کہتے ہیں جس کو انسان اختیار کرتا ہے۔ اور اس سے اضافت کے ساتھ ربیعۃ الرائے ہے۔

(المغرب جلد ا صـ ۱۹۷۔ بحوالہ مقام ابی حنیفہ)

<u>ربیعۃ الرائے</u> حافظ ذہبی امام ربیعۃ الرائے کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

وکان اماماً حافظاً فقیہاً مجتہداً بصیراً بالرائے ولذالک یقال لہ ربیعۃ الرائے	وہ امام، حافظ، فقیہہ، مجتہد اور رائے وقیاس کے بڑے ماہر تھے اس لئے ان کو ربیعۃ الرائے کہا جاتا ہے۔

(تذکرہ جلد ا صـ ۱۴۸۔ بحوالہ مقام ابی حنیفہ)

امام احمد بن حنبلؒ اور امام نسائی نے آپ کو ثقہ بتایا ہے (تاریخ بغداد جلد ۸ صـ ۴۲۵)

مگر جیسا کہ ہورہا ہے اور ہوتا آیا ہے اس زمانے کے چند حدیثوں کے حافظوں (جو بقول حضرت مجددؒ کوتاہ فہم کم علم۔ جاہل اور زندیق سے کم نہیں) نے ربیعہ کو رائے کی نسبت سے مبغوض جانا جناب حبیب عبدالعزیز بن ابی سلمہ عراق میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگوں نے ربیعۃ الرائے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا

واللہ ما رایت احداً احوط بسنۃ منہ	بخدا میں نے ان سے بڑھ کر سنت میں محتاط کسی کو نہیں دیکھا۔

بھلا اس وہم کا اب کیا علاج کیا جائے جو بدگمانیوں اور افسانوں کے تاریک پردوں میں صدیوں سے چھپا چلا آرہا ہے۔ ہم نے "ربیعۃ الرائے" کا عنوان قائم کرکے یہی بتانا ہے کہ اس کھیل کے کھلاڑی نے نہیں بلکہ ربیعۃ الرائے جیسے حافظ حدیث، متبع سنت اور ثقہ وثبت متبحر عالم دین سے صرف اس لئے پرہیز واجتناب کیا گیا کہ آپ کے نام کے ساتھ رائے کا لفظ آتا تھا۔

<u>اصحاب رائے کہلانے کی ایک لطیف توجیہہ</u> | علامہ شہرستانی اپنی مشہور عالم کتاب الملل والنحل جلد ۲ صـ ۱۴۶ پر لکھتے ہیں کہ

انما سموا اصحاب الرائے لان عنا یتھم تحصیل وجہ من القیاس والمعنی المستنبط من الاحکام و بناء الحوادث علیہا	اور ان کا نام اصحاب رائے اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ قیاس کی علت کی جستجو میں خاص اہتمام کرتے ہیں جو احکام سے مستنبط ہوتا ہے اور حوادث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و ربما یقدمون القیاس الجلی علیٰ اٰحاد الاخبار وقد قال ابوحنیفہ علمنا ھذا رای و ھو احسن ما قدرنا علیہ فمن قدر علیٰ غیر ذالک فلہ ما رای ولنا ما رأینا۔

کو ان پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے خود فرمایا کہ ہمارا یہ علم رائے ہے جس پر ہم پوری سعی کے ساتھ قادر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کے علاوہ کوئی اور رائے رکھتا ہے تو اس کو حق پہنچتا ہے جیساکہ ہمیں رائے کا حق ہے۔

لاریب امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام ثوریؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد بن علی الاصبہانی حدیث و فقہ کے جامع امام تھے۔ مگر ان حضرات میں روایت اور حدیث کی حفاظت و خدمت کا وصف غالب رہا۔ اس وجہ سے یہ حضرات "اصحاب الحدیث" کے لقب سے موسوم ہوتے مگر امام اعظم ابوحنیفہؒ پر باوجود حافظ حدیث ہونے کے اجتہاد و تفقہ اور استنباط کا وصف غالب رہا اس لئے آپ "امام اصحاب رائے" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

علامہ ابن خلدون کی تصریحات | اسی حقیقت ہی کے پیش نظر علامہ ابن خلدون بھی امام اعظم ابوحنیفہ کا "من کبار المجتہدین فی الحدیث" کے الفاظ سے تذکرہ کرکے آپ کی حدیث دانی، حدیث فہمی، علم حدیث میں فضل و تفوق اور فن روایت و درایت میں مہارت و امامت کو تسلیم کرتے ہوئے اسی تصویر کے دوسرے رخ کو بھی سامنے لاتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

و مقامہ فی الفقہ لا یلحق شھد لہ بذالک اھل جلدتہ و خصوصاً مالکؒ و شافعی

مقدمہ ابن خلدون صہ ۴۴۷

فقہ میں ان کا مقام اتنا بلند ہے کہ اس میں کوئی دوسرا ان کی نظیر نہیں رکھتا۔ اور ان ہی کے طبقہ کے حضرات خصوصیت سے امام مالک و شافعی نے اس کی شہادت دی ہے۔

علامہ ابن خلدون نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد اس وقت عراق، ہندوستان چین، ماوراء النہر و بلاد عجم کا ہا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (مقدمہ صہ ۴۴۸)

دنیائے اسلام میں حنفی مکتب فکر کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ قریب قریب تین چوتھائی ملت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے فقہی مسلک پر اعتماد رکھتی ہے جب کہ ترک تقلید اور فقہ سے اختلاف کا نظریہ رکھنے والے گروہ کو اپنی تنگ نظری اور خشک مزاجی کی وجہ سے امت میں کوئی فروغ حاصل نہ ہوا۔ آخر ایسے گروہ کو فروغ کیونکر ہی حاصل ہو۔ جو فقہ و اجتہاد اور استنباط سے مستغنی رہ کر بھی نت نئے مسائل و حوادث، نوازل و واقعات کا حل پا سکے۔ اس لئے تو علامہ ابن خلدون کو یہاں تک لکھنا پڑا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثم درس مذهب اهل الظاهر اليوم بدروس ائمته

پھر اسی زمانہ میں اہلِ ظاہر کا مذہب باقی نہیں رہا۔ کیونکہ ان کے ائمہ ہی ختم ہو گئے۔

(مقدمہ صہ ۴۴۶)

آگے لکھتے ہیں۔

و لم يبق الا مذهب اهل الرأى من العراق و اهل الحديث من الحجاز

(مقدمہ صہ ۴۴۷)

اور باقی نہیں رہا مگر مذہب اہل الرائے جو عراقی ہیں اور اہل الحدیث جو حجازی ہیں۔

اہل الرائے عراقی اور اہل الحدیث حجازی۔ یہ دونوں گروہ فقہ کے تسلیم کرنے والے تھے اگرچہ دونوں کا طریقِ کار اور اندازِ فکر ایک دوسرے سے قدرے مختلف تھا۔ ان دو گروہوں کے علاوہ تیسرے کسی گروہ کے وجود کی نشاندہی بھی نہیں کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تھا ہی نہیں۔ اگر بالفرض اس کے وجود کو تسلیم بھی کر دیا جائے تو لازماً یہ بھی ماننا پڑے گا کہ علماء فقہاء۔ محدثین اور اکابر و اسلاف کے ہاں اس کو کوئی پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ درحقیقت فقہ کی مخالفت، قیاس و رائے اور اجتہاد و استنباط کے انکار کے ساتھ پذیرائی کی توقع بے جا غلط اور ناممکن ہے۔

فقہ حنبلی میں رائے و اجتہاد چونکہ قیاس و رائے اور تفقہ و اجتہاد کے بغیر امت کو پیش آنے والے تمام مسائل مکمل طور پر حل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تو امام احمد بن حنبلؒ (جن کا رتبہ اجتہاد و قیاس میں اتنا اونچا نہ تھا) کی فقہ کو وہ بلند مقام نہ مل سکا۔ جو اوروں کو حاصل ہوا۔ اور نہ ان کے زیادہ مقلدین پیدا ہوتے۔ آخر وہ لوگ جنہیں اپنے سوا دوسرا نظر آتا ہی نہیں، خدا ہی کے دئے ہوئے آنکھوں اور عقل و خرد سے کام کیوں نہیں لیتے۔ کہ جب ایسی فقہ جس میں رائے و اجتہاد کا استعمال کم ہو۔ اس کو تو شام و عراق اور اس کے ملحقات سے باہر تعارف بھی حاصل نہ ہو سکا ہو۔

فاما احمد بن حنبل مقلده قليل لبعد مذهبه عن الاجتهاد و اصالة فى معاضدة الروايه و للاخبار بعضها و اكثرهم بالشام و العراق من بغداد و نواحيها و هم اكثر الناس حفظا لسنّة

(مقدمہ ابن خلدون صہ ۴۴۸)

امام احمد بن حنبل کا مذہب اجتہاد سے بعید رہا ہے اور ان کا اصل الاصول ہی یہ ہے کہ روایت اور اخبار ہی میں سے بعض کی بعض سے تائید اور تقویت حاصل کی جائے اور ان کے اکثر پیرو شام و عراق اور اس کے آس پاس رہتے ہیں اور وہ سب لوگوں سے سنّت کے زیادہ محافظ رہے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر یہ دعویٰ کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ کہ جن کے ہاں رائے و اجتہاد کا وجود نہیں، وہی کہتے ہیں ہمارے سوا دوسرا موجود نہیں۔ تعجب ہے ایسوں پر جو سرے سے رائے و اجتہاد کا انکار بھی کرتے ہیں اور اپنے ہی وجود کا اصرار بھی کرتے ہیں۔

فقہی نورانیت کا بڑا دریا یہ بات پہلے بھی کہیں عرض کی جا چکی ہے کہ اکابر و اسلاف کی تحقیق کے مطابق فقہ حنفی ہی قرآن و سنت اور صحیح حدیث کے زیادہ موافق ہے۔ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے۔ کہ "مذہب حنفی میں عمدہ راستہ ہے جو صحیح حدیث کے زیادہ موافق ہے"۔ (فیوض الحرمین)

امت مسلمہ کے متاخرین اکابر و اسلاف میں مسلم اور مایہ ناز شخصیت حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ "خلافیات فقہی کے اکثر مسائل میں حق بجانب حنفی ہے"۔ (مبداء و معاد)

ذیل میں حضرت مجددؒ ہی کی ایک اور شہادت ملاحظہ فرمائیے۔

بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت دین مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم بینماید۔ و سائر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر مے درآیند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ مے آید۔ سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند

مکتوبات ربانی دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۴

تکلف اور تعصب کی ملاوٹ کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کشفی نگاہ میں حنفی مذہب کی نورانیت بڑے دریا کی مانند دکھائی دیتی ہے اور دوسرے مذاہب حوضوں اور نالیوں کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور ظاہری طور پر بھی یہ بات دکھائی دیتی ہے۔ کہ اہل اسلام کی بڑی اکثریت امام ابو حنیفہ کی پیروی کرتی ہے۔

چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور تا قیامت باقی رہنے والا دین ہے۔

اس لئے تو احناف نہ صرف حدیث کے ظاہری الفاظ اور عبارت النص سے استنباط کرتے ہیں بلکہ دلالۃ النص۔ اشارۃ النص اور اقتضاء النص کے دقیق اور غامض پہلو کو بھی استدلال میں نظر انداز نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ فقہ حنفی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جس کے استنباط و اجتہاد اور صحیح استدلال کی عظیم وسعتوں کو حضرت مجدد الف ثانیؒ نے "بڑے دریا" سے تعبیر کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ کا اظہار حقیقت حضرت شاہ ولی اللہؒ رائے کے مفہوم و مصداق پر مفصل بحث کرتے ہوئے اپنی عظیم اور مایہ ناز کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں:-

بل المراد من اهل الرای قوم توجهوا بعد المسائل المجمع علیها من المسلمین او بین جمهورهم الی التخریج علی اصل

بلکہ اہل الرائے سے وہ قوم مراد ہے جنہوں نے ان مسائل کے بعد جو تمام مسلمانوں میں یا جمہور کے درمیان اجماعی قرار پا چکے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من المتقدمين فكان اكثر امرهم حمل النظير على النظير والرد الى اصل من الاصول

متقدمین میں کسی شخص کے اصل پر مسائل کی تخریج کی ہو اوران کا بڑا کام یہ رہا ہے۔ کہ نظیر کو نظیر پر حمل کرتے رہے اوران کو اصول میں سے کسی اصل کی طرف رد کرتے رہے۔

حجۃ اللہ البالغہ صـ ۱۶۱ جلد ۱

الغرض اکابر واسلاف کی ان تحقیقات کی روشنی میں ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ "رائے کو فی نفسہ برا سمجھنا اہل الرائے کو احادیث کا منکر اوران سے مستغنی قرار دینا۔ اہل الرائے ہونے کو موجب تنقیص امر تصور کرنا، نیز اہل الرائے ہونے کو صرف احناف ہی کے ساتھ خاص کرنا۔ یہ نہ صرف کمال جہالت کا اظہار اور اپنے اکابر واسلاف کے علوم ومعارف کا انکار ہے بلکہ ایک اظہر من الشمس صداقت اور ایک عظیم حقیقت کا منہ چڑھانا ہے۔

اہل الرائے کی کئی جماعتیں تھیں جو جان بوجھ کر نہ دیکھنا چاہئیں انہیں کیونکر دکھایا جاسکتا ہے۔ دیکھنے والوں نے تو امام شافعیؒ کو بھی "اہل الرائے" ہی دیکھا۔ امام عجلیؒ نے امام شافعیؒ کو "اہل الرائے" لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر بھی رقمطراز ہیں۔

فاجتمع له علم اهل الرای وعلم اهل الحديث (توالی التاسیس ص۵۱۔ بحوالہ المقام ابی حنیفہ)

امام شافعیؒ میں "اہل الرائے" اور اہل حدیث دونوں کا علم جمع تھا۔

ربیعہ کے بارے میں پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ وہ "ربیعۃ الرائے" کے لقب سے مشہور تھے مگر حنفی نہ تھے ابوبکر بن ایوب کی تصریح کے مطابق اہل الرائے کی کئی جماعتیں تھیں۔

قد رأينا جماعة من اهل الرای قد ذهبت واضمحلت ومذهب ابی حنيفة باق

ہم نے دیکھا کہ اہل الرائے کی جماعت کے مذاہب تو ختم اور مضمحل ہوگئے۔ مگر امام ابوحنیفہ کا مذہب باقی ہے۔

(السهم المصيب ص۶۲)

مگر جو لوگ ۲+۲ کو بھی دو ہی کہتے ہیں اگر انہیں "اہل الرائے" کی کئی جماعتیں بھی ایک ہی جماعت نظر آتی ہے تو اس مرض کی تشخیص، تعصب، ضد، عقل کے فتور اور ہٹ دھرمی سے تو کی جاسکتی ہے۔ مگر اس سے ایک حقیقت کی تکذیب لازم نہیں آسکتی۔

(باقی دارد)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

pti
PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ADGROUP

© rasailojaraid.com